

49844- مجسم کھلونوں کی فروخت کے بارہ میں سوال اور کیا یہ روزے پر اثر انداز ہوگا

سوال

میں کھلونوں کی دکان پر ملازمت کرتا ہوں اور ہم گڑیا اور انسانی شکل میں بنے ہوئے کھلونے فروخت کرتے ہیں، اس کا حکم کیا ہے؟ اور کیا میرے اس کام کی بنا پر روزے رکھنا جائز ہے؟

پسندیدہ جواب

سوال نمبر (7222)

کے جواب میں تصاویر اور مجسمے بنانے کی حرمت اور اسی طرح سوال نمبر)

(49676) کے جواب میں ان کی خرید و فروخت کا

بھی بیان گزر چکا ہے اس لیے اس کا مطالعہ کریں۔

لیکن اگر یہ تصاویر اور گڑیاں بچوں کے لیے کھلونے ہیں تو سنت سے اس کا جواز ملتا

ہے، صحیحین میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حدیث مروی ہے کہ:

وہ بیان کرتی ہیں: میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گڑیوں کے ساتھ کھیلا کرتی

تھی اور میری سہیلیاں میرے ساتھ کھیلتی تھیں..... الحدیث صحیح بخاری حدیث نمبر)

(6130) صحیح مسلم حدیث نمبر (2440)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

اس حدیث سے بچوں کی تصاویر اور کھلونے بنانے کا جواز ملتا ہے تاکہ اس سے بچیاں

کھیل سکیں، اور تصاویر کی نبی کے عموم سے یہ خاص ہے، قاضی عیاض کا یہی کہنا ہے اور

جمہور سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے بچوں کے لیے کھلونے فروخت کرنے کی اجازت دی ہے تاکہ

وہ بچپن سے ہی گھریلو دیکھ بھال اور اپنی اولاد کی تربیت کرنے کی تدریب حاصل کر سکیں،

اور ابن جان رحمہ اللہ تعالیٰ کھلونوں کے ساتھ چھوٹی بچوں کے کھیلنے کی اباحت کا باب

باندھا ہے..

اور جریر عن ہشام کی روایت میں ہے کہ:

میں گڑیوں کے ساتھ کھیلا کرتی تھی اور وہ کھلونے تھے۔ اسے ابو عوانہ وغیرہ نے روایت

کیا ہے۔

اور ابوداؤد اور نسائی نے ایک دوسرے طریق سے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ :

وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک یا غزوہ خیبر سے واپس تشریف لائے ”پھر وہ حدیث ذکر کی جس میں ہے کہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ نے اپنے دروازے پر پردہ نصب کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پردہ پھاڑ دیا، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں :

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کھلونوں میں سے ان گڑیوں کا پردہ ہٹ گیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اسے عائشہ یہ کیا؟ وہ کہنے لگی میری گڑیاں ہیں، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں ایک گھوڑا دیکھا جس کے دو پر بھی تھے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہنے لگے : یہ کیا؟ میں نے جواب دیا گھوڑا ہے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : گھوڑے کے دو پر؟ میں نے کہا کیا آپ نے نہیں سنا کہ سلیمان علیہ السلام کا ایک گھوڑا تھا جس کے دو پر تھے؟ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرانے لگے ”اختصار کے ساتھ حدیث مکمل ہوئی

جو روایت ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کی ہے وہ ابوداؤد کی حدیث نمبر (22813) ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے غایۃ المرام (129) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

وہ جس میں پوری اور مکمل شکل نہ ہو بلکہ صرف اس میں بعض اعضاء اور سر وغیرہ تو ہو لیکن پوری شکل واضح نہ ہوتی ہو اس جائز ہونے میں تو کوئی شک نہیں بلکہ یہ اسی گڑیوں کی طرح ہیں جو عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تھیں جن سے وہ کھیلا کرتی تھیں۔

لیکن اگر کھلونے میں پوری شکل و شباهت پائی جائے گویا کہ کسی انسان کا ہی مشابہہ کیا جا رہا ہے اور خاص کر اگر اس میں حرکات و سکنات بھی ہوں یا آواز پائی جائے تو اس کے جواز میں میرے نزدیک کچھ نہ گڑبڑ ضرور ہے اس لیے کہ یہ مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کی خلق سے مشابہ ہے، ظاہر تو یہی ہے کہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کھلونے اس طرح کے نہیں تھے اس لیے ان سے بچنا بہتر اور اولیٰ ہے لیکن میں اسے قطعی طور پر حرام نہیں کہتا اس لیے کہ اس طرح کے امور میں بچوں کے لیے وہ کچھ رخصت ہے جس کی بڑی

عمر کے لوگوں کے لیے رخصت نہیں اس لیے کہ بچہ طبعی طور پر کھیل کود میں مانل ہوتا ہے اور عبادت میں سے کسی ایک کا بھی مکلف نہیں ہوتا حتیٰ کہ ہم یہ کہیں :

کھیل کود میں اس کا وقت ضائع ہوتا ہے ، اور جب انسان اس طرح کے معاملات میں احتیاط کرنا چاہے تو اسے کھلونے کا سر کاٹ دینا چاہیے یا پھر اسے آگ میں گرم کر کے اس کا چہرہ مسخ کر دے تاکہ شکل و شبہت ختم ہو جائے .

دیکھیں : مجموع فتاویٰ شیخ ابن عثیمین (277/2-278)

اور سائل کا یہ کہنا کہ : کیا میرے لیے اس کام کے سبب بعد میں روزے شروع کرنا جائز ہیں ؟

ہمیں تو مکمل پتہ نہیں چلا کہ اس سے سائل کی مراد کیا ہے ، اگر تو وہ یہ مراد لے رہا ہے کہ یہ کام اس کے روزے کو باطل کر دے گا تو اس کے حق میں یہ مشروع ہے کہ کسی دوسرے وقت میں جب وہ یہ حرام ملازمت نہ کر رہا ہو اس دوران ان روزوں کی قضا ادا کرے ، تو اس کا بیان گزرتا ہے کہ ہر قسم کی نافرمانی اور گناہ روزوں پر اثر انداز ہوتی ہیں تو اس طرح اس سے اجر و ثواب میں کمی ہوگی ، اور بعض اوقات جب اس کی معصیت و گناہ زیادہ ہوں تو مکمل طور پر ہی اجر و ثواب سے محروم ہو سکتا ہے ، لیکن اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا اور نہ ہی اسے اس روزے کی قضا کا حکم دیا جائے گا بلکہ اسے چاہیے کہ وہ ہر وقت مکمل طور پر ان معاصی اور گناہوں سے رک جائے اور خاص کر رمضان المبارک کے مہینہ میں .

مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (37877)

اور (37989) کے جواب کا مطالعہ کریں .

اور اگر وہ کسی اور معاملہ میں سوال کرنا چاہے تو ہماری گزارش ہے کہ وہ اس کی اچھی طرح وضاحت کرے تاکہ ہم اس کا جواب صحیح طور پر دے سکیں .

واللہ اعلم .